47029 ـ كيا والدين كو ملنے كے ليے عورت بغير محرم سفر كر سكتى ہے ؟

سوال

ميں تين برس سے ا يك اجنبى ملك ميں رہ رہى ہوں اور اس وقت سے ليكر ابھى تك اپنے ملك نہيں گئى، ميرے دو بچے بھى ہيں جنہيں ميرے والدين نے ابھى تك نہيں ديكھا، انہيں ميرے بچوں كو ديكھنے كا بہت زيادہ شوق ہے، ميرا خاوند ملازمت سے رخصت نہيں لے سكتا، لہذا كيا ميرے ليے اس حالت ميں اپنے والدين كے پاس جانے كے ليے بغير محرم سفر كرنا جائز ہے ؟ يہ علم ميں رہے كہ ميرا يہ سفر صرف والدين كو خوش كرنے كے ليے ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

عورت كے ليے بغير محرم كے سفر كرنا جائز نہيں چاہے وہ سفر نيكى اور قربت كا سفر ہو مثلا حج اور والدين كى زيارت اور ان سے حسن سلوك كرنے كے ليے، يا پھر كسى مباح سفر كے ليے مثال سياحت وغيرہ كے ليے اس كى دليل مندرجہ ذيل ہے:

1 ـ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے اس فرمان كا عموم :

" محرم كے بغير كوئى عورت سفر نہ كرے، اور نہ ہى محرم كے بغير عورت كے پاس كوئى مرد جائے.

ايك شخص كہنے لگا: ميں تو فلاں لشكر ميں جانا چاہتا ہوں اور ميرى بيوى حج كرنا چاہتى ہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم اس كے ساتھ جاؤ "

صحيح بخارى حديث نمبر (1862).

اور مسلم رحمہ اللہ تعالى نے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اللہ تعالى اور يوم آخرت پر ايمان ركھنے والى عورت كے ليے حلال نہيں كہ وہ بغير محرم كے ايك دن اور رات كا سفر كرے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1339).

اس کے علاوہ بھی بہت سی احادیث مروی ہیں جن میں عورت کو بغیر محرم سفر کرنے سے منع کیا گیا ہے، اور یہ احادیث ہر قسم کے سفر میں عام ہیں.

2 ـ یہ عقلی بات ہے کہ سفر مشقت اور تھکاوٹ والا کام ہے، اور عورت صنف نازک ہونے کے ناطے محتاج ہے کہ سفر میں اس کے ساتھ کوئی ہونا چاہیے جو اس کی معاونت کرے، اور ہو سکتا ہے اس کے محرم کی غیر موجودگی میں اسے کوئی ایسی معاملہ پیش آجائے تو اسے اس کی طبیعت اور صواب سے نکال دے، اور کثرت حادثات اورایکسیڈنٹ ہونے کی بنا پر یہ بات مشاہدہ میں بھی آئی ہے.

اور یہ بھی ہے کہ اس کا اکیلے سفر کرنا شر و برائی میں پڑنے کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے، اور خاص کر جبکہ فساد و فتنہ کی کثرت ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے قریب کوئی ایسا شخص بیٹھ جائے تو اللہ کا خوف نہیں رکھتا، اور نہ ہی اس میں اللہ تعالی کا تقوی پایا جاتا ہے تو اس طرح وہ اس عورت کو حرام اشیاء مزین اور بنا سنوار کے پیش کرے.

اور اسی طرح اگر فرض کریں کہ اپنی گاڑی میں وہ اکیلی سفر کر رہی ہو تو بھی اس کو کئی قسم کے دوسرے خطرہ جات کا سامنا ہو سکتا ہے، مثلا گاڑی خراب ہو سکتی ہے، یا پھر غلط قسم کے لوگ اسے گھیر سکتے ہیں، اس لیے مکمل اور پوری حکمت اسی میں ہے کہ وہ اپنے محرم کے ساتھ سفر کرے؛ کیونکہ عورت کے ساتھ محرم کی موجودگی کا ہدف یہ ہے کہ عورت کی عزت و عفت کی حفاظت ہو، اور اس کے امور کو سرانجام دے سکے، خاص کر جب بہت سے نقصان دہ امور پیدا ہوں، اور سفر میں ایسا ہونا ضروری ہے اس میں سفر کی مدت کو مد نظر نہیں رکھا جائیگا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(حاصل یہ ہوا کہ جسے سفر کہا جاتا ہے اس سے سفر سے عورت کو بغیر محرم یا خاوند کے بغیر سفر کرنے سے منع کیا جائیگا) اھـ

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا عورت بغیر محرم کے حج کر سکتی ہے؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

" عورت کے لیے حج یا کوئی اور سفر بغیر محرم کے جائز نہیں "

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (11 / 97).

تو اس یہ واضح ہوا کہ اسلام نے سب سے پہلے وہ نظام قائم کیے جس میں عورت کی حفاظت اور اس کا احترام اور قدر کا خیال رکھا گیا ہے، اور اسے ایك ایسا قمیتی اور سنہری موتی شمار کیا ہے جس کی ہر قسم کے شر اور فساد سے حفاظت کرنی ضروری ہے.

واللہ اعلم .